بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۳ رجب ۱۳۹۸ھ ۔ ۱۰ احسان ۱۳۵۷ ہش ۔ ۱۰ جون ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۳۰

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

نماز کی اہمیت اور نمازوں سے غفلت برتنے والوں کو انتباہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ (ماعون: ۴تا۷)

ترجمہ:۔ یہ شخص مسکین کو کھانا کھلانے کے لئے (لوگوں کو کبھی) ترغیب نہیں دلاتا تھا سو ان نمازیوں کے لئے بھی ہلاکت ہے جو (اوپر کے شخص کی طرح) اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں (اور) جو صرف دکھلاوے سے کام لیتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً۔

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اکیلے نماز پڑھنے سے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ستائیس درجہ افضل ہے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام:۔

"محبت سے بھری ہوئی یادِ الٰہی جس کا نام نماز ہے وہ درحقیقت (مومن کی) غذا ہو جاتی ہے جس کے بغیر وہ جی نہیں سکتے اور جس کی محافظت اور نگہبانی بعینہٖ اس مسافر کی طرح وہ کرتے ہیں جو ایک دشت بے آب و دانہ میں اپنی چند روٹیوں کی محافظت کرتا ہے جو اسکے پاس ہیں اور اپنے کسی قدر پانی کو جان کے ساتھ رکھتا ہے جو اسکی مشک میں ہے..... درحقیقت اس مرتبہ پر انسان کیلئے محبت سے بھری ہوئی یادِ الٰہی جس کا شرعی اصطلاح میں نماز نام ہے غذا کے قائمقام ہو جاتی ہے... وہ اسکے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا جیسا کہ مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق لندن سے آمدہ تازہ اطلاع

طبیعت اچھی ہے۔ احباب پاکستان کے لئے السلام علیکم کا دعائیہ تحفہ

ربوہ ۹ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ کی خدمت میں محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری نے کیبل گرام مورخہ ۶ جون کے ذریعہ جو اطلاع بھجوائی ہے اس کے مطابق:۔

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ حضور پاکستان کے جملہ احمدی احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ فرماتے ہیں۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حضور کا حافظ و ناصر ہو، قدم قدم پر اپنی تائید و نصرت سے نوازے۔ حضور کا یہ سفر ازحد بابرکت ثابت ہو اور غلبۂ اسلام کے حق میں اس کے عظیم الشان نتائج ظاہر ہوں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ احسان۔ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی زیر ہدایت آج جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں فرمایا دوستوں کو روزنامہ "الفضل" کے ذریعہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ لندن میں حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات کے موضوع پر بین الاقوامی کانفرنس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئی ہے اب ہمیں یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اس کے نیک اثرات ظاہر کرے اور جو عیسائی اس میں شامل ہوئے انہیں سوچنے غور کرنے اور حقائق کو سمجھنے کی توفیق بخشے۔ اس کانفرنس کا ایک اہم اثر یہ ظاہر ہوا ہے کہ برٹش کونسل آف چرچز نے ہمیں دوستانہ تبادلۂ خیالات کی دعوت دی ہے اور اس طرح گویا اس نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ ان کا عقیدہ کفارہ قابلِ بحث ہے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس دعوت کو قبول کرنے کا اعلان فرمایا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کانفرنس (باقی صفحہ ۔۔)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے زیورک سے واپس تشریف لا کر فرینکفورٹ میں مزید چار روز قیام فرمایا

دورہ فرینکفورٹ پر اجمالی نظر اور اس کی عظیم الشان برکات اور خوشکن نتائج و اثرات

انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں۔ پُر معارف ارشادات بصیرت افروز خطبہ جمعہ۔ تربیت و اصلاح کی ہمہ گیر و نتیجہ خیز مساعی

(مرتبہ۔ مکرم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔اے)

زیورک کے دورے سے واپسی پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ ۲۸ رمئی تک فرینکفورٹ میں قیام فرما رہے۔ اس عرصہ میں حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ لندن کانفرنس میں تقریر کو آخری شکل دینے کے لئے حضور کو روزانہ صبح سے رات گئے تک مسلسل کئی کئی گھنٹے کام کرنا پڑا۔ اس کے علاوہ ملاقاتوں کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ چنانچہ ۲۴ رمئی کو بعد نماز [illegible] ادرم ہدایت اللہ ہیوبش نے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں حضور کی خدمت میں بائیبل کی ایک کاپی پیش کی جس میں عبرانی متن کے ساتھ جرمن ترجمہ تھا۔ حضور کافی دیر تک جرمن اور انگریزی ترجمہ کی رُو سے واقعہ صلیب کے محرکات اور یہود اور عیسائیوں کے عقائد پر بحث کرتے رہے۔

۲۵ رمئی۔ اس روز بھی حضور اپنی اس تقریر کی تیاری میں مصروف رہے جو آپ نے لندن کانفرنس کے اختتام پر کرنی ہے۔ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب لندن سے حضور کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ ملاقات کے دوران حضور ان سے انگلستان میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر گفتگو فرماتے رہے۔ اس کے بعد آپ نے سارالینڈ (SARA LAND) جرمنی کی جماعت سے ملاقات فرمائی اور ایک گھنٹے تک اُن سے خطاب فرمایا۔ سارالینڈ جرمنی کا وہ صوبہ ہے جو فرانس کی سرحد سے جاملتا ہے۔ یہاں ڈیلنگن (DILLINGEN) اور سارلوئیس (SAARLOUIS) کے مقام پر ہمارے کئی احمدی دوست کام کرتے ہیں۔ اس ملاقات کے دوران حضور نے جو خطاب فرمایا اس کی ایک دو باتوں کا خلاصہ پیش کرتا ہوں۔

انسان کیوں صاحب اختیار ہے

حضور نے فرمایا یہ کہنا کہ جب ہر چیز خدا کے حکم کے تابع ہے۔ درخت کا کوئی پتہ نہیں گرتا مگر خدا کے اذن سے، کوئی پتہ پیدا نہیں ہوتا مگر خدا کے حکم سے تو پھر کیا انسان جو بھی نیکی اور بدی کرتا ہے وہ بھی خدا کے حکم سے کرتا ہے؟ محل نظر ہے۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ اس کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہے لیکن انسان اشرف المخلوقات کا معاملہ بالکل مختلف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک خاص دائرے میں آزادی دی ہے اور اسے صاحب اختیار بنایا ہے کہ چاہے تو وہ نیکی کرے اور چاہے گناہ کرے۔ نیکی کی جزا اور گناہ کی سزا کو کھول کر بیان کر دیا گیا ہے۔ اب یہ انسان کا کام ہے کہ وہ اپنی خداداد صلاحیتوں کی صحیح نشوونما کر کے نیکی کی راہیں اختیار کرے اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرے یا اپنی فطرت صحیحہ کے خلاف کام کرے اور غضب الٰہی کا مورد ٹھہرے۔ پس اگرچہ انسان کو اختیار ہے لیکن ساتھ ہی خدا نے یہ بھی بتا دیا ہے کہ اگر کسی انسان نے اس اختیار سے ناجائز فائدہ اٹھایا تو پھر خدا کی گرفت بھی بڑی سخت ہوگی۔

اسلامی سیاست کا مقصد خوشحال معاشرہ کا قیام ہے

اس مجلس میں ایک یہ سوال بھی ہوا کہ جماعت احمدیہ ایک عالمگیر جماعت ہے۔ اس نے ساری دنیا کی رہنمائی کا بیڑہ اُٹھا رکھا ہے تو کیا جماعت احمدیہ دنیا کی سیاسی رہبر بھی بن سکتی ہے؟ حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ ایک مذہبی جماعت ہے اسے پارٹی سیاست سے کوئی دلچسپی نہیں۔ ہم جب سیاست کی بات کرتے ہیں تو اس سے اسلام کی سیاست مراد ہوتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ انسانی معاشرہ خوشحال اور پُرامن ہو۔ خدا تعالیٰ نے انسان کے حقوق قائم کئے ہیں۔ اسلامی سیاست یہ کہتی ہے کہ انسان کو اس کے حقوق ملنے چاہئیں۔ کسی کی بھی حق تلفی نہیں ہونی چاہیئے۔

آپ نے فرمایا اشتراکی نظام جو عوام کے نام پر قائم ہے اور عوام کی بھلائی اور بہتری کا دم بھرتا ہے وہ بھی انسانی ضروریات کی تعریف نہیں کرتا لیکن اسلام کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو فطری قویٰ دیئے ہیں ان کی صحیح نشوونما ہونی چاہیئے۔ ہر ایک آدمی کو جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی اعتبار سے ترقی کرنے کے مواقع ملنے چاہئیں۔

تیسرا جمعہ

۲۶ رمئی۔ حضور کے فرینکفورٹ میں قیام کا تیسرا جمعہ تھا۔ نماز جمعہ کا وقت ۲ بجے مقرر تھا۔ حضور صبح سے نماز جمعہ تک تقریر کی تیاری اور کئی دوسرے جماعتی کاموں میں مصروف رہے اور چند منٹ پہلے کام چھوڑ کر مسجد میں تشریف لائے۔ مسلسل کام کرتے رہنے کی وجہ سے طبیعت میں ضعف تھا لیکن اس کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ نے ایک نہایت بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو پون گھنٹے تک جاری رہا۔ آپ نے آیہ کریمہ:-

هُوَ الَّذِي أَنزَلَ عَلَيْكَ
الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ
مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ
الْكِتَابِ وَأُخَرُ
مُتَشَابِهَاتٌ ۖ فَأَمَّا
الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ
زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا
تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ
الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ
تَأْوِيلِهِ ۗ وَمَا يَعْلَمُ
تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ ۗ وَ
الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ
يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ
مِّنْ عِندِ رَبِّنَا

کی تشریح کرتے ہوئے تفصیل سے بتایا کہ محکمات سے الگ کر کے متشابہات کی پیروی وہی لوگ کرتے ہیں جن کا مقصد جماعت میں فتنہ پیدا کرنا ہوتا ہے ورنہ محکمات اصل اور متشابہات ان کی فرع ہوتی ہیں اور ان میں کوئی اختلاف اور تضاد نہیں ہوتا۔ اگر بظاہر کوئی تضاد لگتا ہے تو وہ محکمات اور متشابہات کے باہمی تعلق کو نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

آپ نے خطبہ جمعہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعویٰ اور مقام کو بڑی وضاحت سے بیان کر دیا ہے اور بتا دیا ہے کہ آپ مہدی و مسیح موعود اور امام آخر الزمان ہیں۔ آپ چودھویں صدی کے بھی مجدد ہیں اور مجدد الف آخر بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تائید و نصرت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے الہام و کلام کی روشنی میں اپنے دعویٰ کی بار بار وضاحت کی اسلئے عقلاً بھی آپ کے کلام میں تضاد کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے احباب کو نصیحت فرمائی کہ وہ راسخ فی العلم بنیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کا کثرت سے مطالعہ کرتے رہیں کیونکہ یہ ایسے روحانی خزائن ہیں کہ جو انسان کی روحانی ترقی اور ہر قسم کے فتنہ اور وسوسہ سے بچنے کا ذریعہ ہیں۔

حضور کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے اس روز بھی کثیر التعداد احباب و خواتین تشریف لائے ہوئے تھے۔

انفرادی ملاقاتیں

اگلے روز حضور نے بعض احباب کو انفرادی طور پر ملاقات کرنے کی سعادت بخشی جن میں مقامی دوستوں اور ان کے بیوی بچوں کے علاوہ ہمارے جرمن احمدی دوست ڈاکٹر کوہن (Kuhn) بھی شامل تھے۔ ڈاکٹر صاحب حضور کی ملاقات کے لئے بلیس کاسٹل (Blies Kastel) سے تشریف لائے تھے۔

پچھلے پہر ہمارے انڈونیشین بھائی مکرم ڈاکٹر آڈنگ سوہنڈر صاحب (Adang Suhendar) اپنی بیگم اور بچوں کے ساتھ بون سے تشریف لائے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب انڈونیشیا کے سفارتخانہ میں ایک ممتاز عہدہ پر فائز ہیں۔ حضور نے ان کو ملاقات کا شرف بخشا اور جماعہائے انڈونیشیا کے بارہ میں گفتگو فرماتے رہے۔

عشاء کی نماز کے بعد جماعت احمدیہ برلن کے بعض دوستوں کی حضور سے اجتماعی ملاقات ہوئی۔ حضور نے ایک گھنٹے سے زیادہ دیر تک ان میں رونق افروز رہ کر انہیں ارشادات سے نوازا۔

فرینکفورٹ میں قیام پر مجموعی نظر اور ہالینڈ کو روانگی

۲۸ رمئی کو حضور نے فرینکفورٹ سے ہالینڈ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنریبل پیراماؤنٹ چیف ناصرالدین گامانگا آف سیرالیون کی یاد میں

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق امیر و مبلغ انچارج سیرالیون (مغربی افریقہ)

زندگی اور موت کا سلسلہ دنیا میں ازل سے قائم ہے اور ابد تک رہے گا۔ کچھ لوگ اس زمین پر اتار دیئے جاتے ہیں تو کچھ اٹھائے جاتے ہیں۔ اور ہر شخص اپنا مقررہ وقت پورا کرکے اپنے رب کے حضور حاضر ہو جاتا اور ایک نئی زندگی دے دیا جاتا ہے۔ کچھ لوگ اسی دنیا سے گزرتے وقت مابکت علیہم السماء والارض کے مصداق ہوتے ہیں اور ان کی موت کے وقت دنیا کی زبانِ حال پر "خس کم جہاں پاک" کا نعرہ ہوتا ہے لیکن خدا کے کچھ بندے ایسے بھی اس جہان سے رخصت ہوتے ہیں کہ ان کی وفات بظاہر ایک ایسا خلا پیدا کر دیتی ہے جو ظاہر بین نظر کو پر ہوتا نظر نہیں آتا اور دنیا کے لوگ ان کے محاسن کے نقوش آنے والی نسلوں کے لئے نمونہ کے طور پر قائم رکھتے ہیں۔

ایسے ہی بندگانِ خدا میں سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ایک غلام اور سیرالیون (مغربی افریقہ) کی ریاست سمبارو کے پیراماؤنٹ چیف آنریبل ناصرالدین کینوا گامانگا جے پی۔ ایم بی ای نیشنل پریذیڈنٹ جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون تھے جو بقضائے الٰہی گزشتہ مارچ کے مہینہ میں بعارضہ قلب "بو" سیرالیون میں وفات پا گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اپنے وفات شدہ بھائیوں کے محاسن و مناقب کا ذکر خیر کرتے رہا کرو۔ تاکہ نیک لوگوں کی نیکی درجات کی بلندی کے لئے دعا کی تحریک ہوتی رہے اور ان کا نام زندہ رہے۔ اس لئے برادرم گامانگا مرحوم کے متعلق چند اہم باتیں اور واقعات پیش کئے جاتے ہیں۔

عیسائیت سے اسلام کی طرف

آنریبل گامانگا صاحب نے ۱۹۳۹ء میں اس وقت عیسائیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کیا اور بیعت کی تھی جبکہ آپ سیرالیون کے ضلع کینما (Kenema) میں محکمہ زراعت کے ایک معمولی کلرک تھے وہ خود ہمیں بتایا کرتے تھے کہ ان کے قصبہ "باجے بو" میں کیتھولک مشن اور سکول ان کی پیدائش سے بھی پہلے سے قائم تھا جس میں تعلیم پانے کی وجہ سے وہ کٹر کیتھولک عیسائی ہو گئے حالانکہ ان کے والد پیراماؤنٹ چیف عثمان گامانگا مرحوم پیدائشی مسلمان تھے چونکہ آنریبل گامانگا مرحوم کی فطرت نیک تھی اور سعید روح کے مالک تھے اس لئے حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب رضی اللہ عنہ کی تبلیغ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اسلام پر انگریزی کتب کے مطالعہ سے معمولی غور و فکر اور دعا کے بعد ان پر اسلام کی صداقت منکشف ہو گئی اور وہ بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے خصوصاً حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ کی مطبوعہ نماز کی انگریزی کتاب "دی مسلم پریئر بک" انہوں نے بار بار پڑھی اور ایسے صحیح انداز میں اسلامی نماز اور تمام دعائیں اور خطبے یاد کئے کہ وہ جہاں بھی موقع پیش آیا خود باجماعت نماز کی امامت کرانے لگے اور اکثر اپنے ہم عمر عیسائی دوستوں اور عزیزوں کو تبلیغ اسلام ان کا روز کا مشغلہ ہو گیا۔ چنانچہ ان کے کئی تعلیم یافتہ دوستوں بھائیوں اور بہنوں نے ان کے ذریعہ اسلام قبول کر لیا اور ان کی والدہ بھی حلقہ بگوش اسلام ہو کر جماعت میں داخل ہو گئیں۔

حضرت مصلح موعودؓ کی دعا سے کامیابی

آنریبل گامانگا صاحب کے جماعت احمدیہ میں شمولیت کے ڈیڑھ دو سال بعد ان کے چچا آنریبل پیراماؤنٹ چیف خلیلو گامانگا جو آپ کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے تھے وفات پا گئے تو ریاست کی سربراہی کے انتخاب کی مہم بڑے زور شور سے شروع ہو گئی جیسی ہیں۔ علاقہ کے چھ سات خاندانوں نے اپنے آدمی بطور امیدوار کھڑے کر دیئے جو تجربہ اور اثر و رسوخ اور مالی لحاظ سے گامانگا صاحب کی پوزیشن سب امیدواروں سے ادنیٰ اور کمزور تھی اور عمر میں بھی وہ سب امیدواروں سے چھوٹے تھے لیکن ان میں سے تعلیم یافتہ صرف گامانگا صاحب ہی تھے۔ خاکسار نے یہ حالات بیان کرکے ان کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں خاص طور پر دعا کی درخواست کی۔ خود گامانگا صاحب نے بھی حضورؓ کی خدمت میں بار بار دعا کے لئے لکھا۔ چنانچہ ریاستی الیکشن سے ایک ہفتہ قبل حضورؓ کی طرف سے مجھے یہ جواب ملا۔

"ہم نے دعا کی ہے گامانگا صاحب انشاء اللہ کامیاب ہو جائیں گے۔"

چنانچہ پھر وہ حسب بشارت الٰہی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بھاری اکثریت سے کامیاب ہو کر اپنی ریاست کے سربراہ منتخب ہو گئے اور حضور رضی اللہ عنہ کی طرف سے ازراہ شفقت انہیں مبارکباد اور بعض نصائح اور ہدایات پر مشتمل ایک خط بھی انگریزی میں اس پرمسرت موقعہ پر موصول ہوا۔

قبولیت اسلام کے بعد کی ترقیات

پیراماؤنٹ چیف منتخب ہو جانے کے بعد گامانگا مرحوم کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور حضورؓ کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے نہایت درجہ محبت اور والہانہ تعلق اور عقیدت رہی اور وہ ہمیشہ خلیفۂ وقت کی دعاؤں اور شفقت کا مورد بنے رہے چنانچہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور احمدیت کی برکت سے وہ اپنی چیفڈم کی سربراہی کے علاوہ سیرالیون گورنمنٹ میں مختلف عہدوں پر فائز رہے اور پارلیمنٹ کے ممبر بھی منتخب ہوتے رہے اور ایک مرتبہ وزارت کے عہدہ پر بھی فائز رہے۔

سیرالیون کی آزادی سے پہلے برٹش گورنمنٹ کے دور میں ان کی ملکی اور سماجی خدمات کے پیش نظر انہیں پہلے جسٹس آف پیس (J.P.) کا خطاب ملا اور پھر کچھ عرصہ بعد مارچ ۱۹۵۹ء میں گورنمنٹ ہاؤس میں گورنر سر موریس ڈورمین نے ایک شاندار تقریب پیدا کر کے انہیں ممبر آف دی برٹش ایمپائر (M.B.E) کا خطاب دیا۔ اسی طرح مرحوم سالہا سال تک سیرالیون گورنمنٹ کے محکمہ "پروڈیوس مارکیٹنگ بورڈ" کے ڈائریکٹر بھی رہے اور اس ذمہ داری کی ادائیگی کے سلسلہ میں گورنمنٹ کی طرف سے انہیں ہر سال ماہ ڈیڑھ ماہ کے لئے انگلینڈ جانا پڑتا تھا کیونکہ سیرالیون کے خام مال اور پیداوار کا اصل خریدار انگلینڈ تھا۔ لندن میں قیام کے دوران آپ جماعت کے لندن مشن اور مسجد سے باقاعدہ رابطہ قائم رکھتے اور جمعہ اور بعض دفعہ نمازوں کے لئے مسجد حاضر ہوتے تھے۔ چنانچہ لندن سے واپسی پر جماعت کے لندن مشن سے وابستہ انگریز مسلم بھائیوں سے اپنی ملاقاتوں اور مبلغین کرام کے حسنِ سلوک اور مہمان نوازی کا ذکر خیر ہم مبلغین سیرالیون سے بڑی محبت، خلوص اور مسرت کے انداز میں کیا کرتے تھے۔

مختلف قبائل کا اسلامی اخوت میں اتحاد

جماعتی لحاظ سے خاکسار سے ان کا ساتھ تقریباً بیس سال تک ممتد ہے جس کے دوران وہ جماعتی کاموں میں خدا کے فضل سے ہمیشہ نہایت اخلاص اور مستعدی سے میرے اور دیگر مبلغین کرام کے ساتھ تعاون کرتے رہے بحیثیت جنرل پریذیڈنٹ جماعت ہائے سیرالیون بھی لوکل حالات کے مطابق آخر عمر تک باوجود اختلاف قبائل کے تمام جماعتوں اور افراد کے لئے ایک مرکزی شخصیت بنے رہے اور جماعت میں باہمی اتحاد اور اخوت و ہمدردی کے جذبات کو زندہ رکھتے نیز خلیفۂ وقت سے عقیدت اور اطاعت، اور مبلغین کرام اور مرکز سے اخلاص و محبت اور تعاون کی روح کے قیام و دوام کے لئے آپ تادم آخر کامیابی سے جدوجہد کرتے رہے۔

سیرالیون چھوٹے چھوٹے قبائل کے علاوہ دو بڑی قوموں یعنی مینڈے (Mende) اور ٹمنی (Timne) کا موطن ہے اور دنیوی امور میں مسابقت کے دوران ان دونوں قوموں میں جذباتی طور پر قومی فوقیت کا خیال بعض دفعہ حسد کی حد تک رونما ہوتا رہا ہے مجھے یاد ہے بعض قصبوں میں ہمارے تبلیغی اجتماعات دونوں زبانوں میں علیحدہ علیحدہ ترجمان مہیا نہ کر سکنے کی وجہ سے ناکام ہو جاتے تھے حالانکہ دونوں قوموں کی اکثریت ایک دوسرے کی زبان کو بخوبی سمجھتی ہے لیکن وہ محض اپنی قومی زبان میں بات کرنا اور سننا ہی پسند کرتے تھے اور بصورت دیگر اپنی قوم کی ہتک خیال کر کے جلسہ سے واک آؤٹ کر جاتے تھے۔ آنریبل گامانگا اس صورت حالات سے خوب واقف تھے انہوں نے مبلغین کرام کی زیر نگرانی بطور پریذیڈنٹ جنرل اپنی حکمتِ عملی منصفانہ نمونہ اور عالمگیر اسلامی اخوت کے جذبہ کو بروئے کار لا کر احباب جماعت میں ایسا ماحول پیدا کر رکھا تھا کہ مینڈے اور ٹمنی احمدیوں کے درمیان کبھی کوئی نسلی یا قومی تعصب رونما نہ ہوا اور نہ ٹمنی قوم کے احمدی احباب کو گامانگا صاحب کی صدارت پر اعتراض پیدا ہوا۔ وہ خود مینڈے قوم سے تعلق رکھتے تھے لیکن نہ صرف ٹمنی زبان بلکہ ملک کی دوسری کئی لوکل زبانوں میں بھی مہارت سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بول لیتے اور ان میں تقریر بھی کر لیتے تھے۔ ان کی یہ خوبی ملک میں ان کی ہر دلعزیزی اور احباب جماعت میں ان کی مقبولیت میں بڑی حد تک ممد تھی۔

اسلام سے مرتد کرنے کی کوششیں

سیرالیون میں آنریبل گامانگا صاحب کے اکثر ہم عصر اور ہم عمر پیراماؤنٹ چیف تعلیم یافتہ عیسائی تھے جن سے مل کر انہیں سیاسی اور سماجی طور پر ملکی کام انجام دینے پڑتے تھے۔ ان میں سے بعض بد اندیش گامانگا صاحب کو اسلامی تعلیم پر سختی اور اخلاص سے کاربند دیکھ کر برا مناتے اور انہیں مختلف طریقوں سے جماعت احمدیہ سے علیحدگی کا سبق پڑھانے کی کوشش کرتے رہتے۔ بعض ان میں سے کھلے طور پر مخالفت بھی کرتے رہتے اور بعض نے اپنی نجی محفلوں میں گامانگا صاحب کو شراب۔ ناچ گانے اور رنگ رلیوں میں ملوث کرنے کی کوششیں بھی کیں لیکن باوجود متواتر انہیں مجلسوں میں اور اس قسم کے ماحول میں ملکی اور سماجی ذمہ داریاں ادا کرتے رہنے کے خدا کے فضل سے وہ ہمیشہ ثابت قدم رہے اور مغربی قسم کی رنگ رلیوں، لہو و لعب اور شراب وغیرہ سے اپنا دامن ہمیشہ پاک رکھا۔ پانچ وقت نماز کی بہرحال پابندی کرتے رہے بلکہ نماز تہجد بھی اکثر پڑھا کرتے تھے۔ دعا پر مکمل یقین تھا اور مشکلات کے وقت خصوصی طور پر دعاؤں سے اپنے مسائل حل کرتے اور کراتے رہتے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص دعاؤں اور روحانی توجہ سے ہمیشہ مستفیض ہوتے رہتے۔ تین مرتبہ ربوہ آکر جلسہ سالانہ میں شرکت اور حضور ایدہ اللہ سے شرف ملاقات بھی انہیں حاصل ہوا۔ قادیان کی زیارت بھی نصیب ہوئی۔ حج بیت اللہ سے مشرف ہونے کی انہیں بیحد خواہش تھی چنانچہ ایک مرتبہ ربوہ میں قیام کے دوران انہوں نے مجھ سے بار بار ذکر کیا کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے اب حج بیت اللہ کی توفیق بھی عطا فرمائے اور یہ فریضہ بھی ادا ہو جائے۔

طالب علموں اور غریبوں کی امداد

پیراماؤنٹ چیف عموماً مالدار ہوتے ہیں لیکن آنریبل گامانگا صاحب چونکہ عموماً غیر آئینی طریق سے اپنی رعایا پر بلا معقول وجہ جرمانے۔ تاوان یا کسی قسم کا مالی بوجھ ڈالنے سے پرہیز کرتے تھے اور ان کی مخصوص طبیعت اور دینی تربیت انہیں عوام سے رحمدلی اور ہمدردی کی طرف مائل رکھتی تھی اس لئے مالی لحاظ سے ان کی پوزیشن دوسرے ہم عصر چیفوں سے کچھ زیادہ مختلف رہتی تھی تاہم پھر بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں کبھی تنگ نہ رکھا بلکہ اتنا دیا کہ اپنے خاندان کے بچوں کے علاوہ چیفڈم کے کئی کئی غریب طالبعلموں کا خرچ بھی وہ خود برداشت کیا کرتے تھے اور سیرالیون کے ہر بڑے سکول میں کوئی نہ کوئی ایسا طالب علم ضرور ہوتا جس کی سرپرستی آنریبل گامانگا صاحب کر رہے ہوتے۔

ایک لیڈی پرنسپل کا طنزیہ انداز

ایک مرتبہ ۱۹۴۴ء میں خاکسار اور حضرت مولوی نذیر احمد علی صاحب رضی اللہ عنہ ریاست موایامبا (Moyamba) کے تبلیغی دورہ کے دوران وہاں کا کیتھولک گرل سیکنڈری بورڈنگ سکول دیکھنے گئے جس کی یورپین لیڈی پرنسپل نے ہمیں طنزیہ انداز میں بار بار جتایا کہ:۔

"گزشتہ ۲۵ سال میں کوئی
مسلمان لڑکی کبھی از خود
بپتسمہ لے کر عیسائی ہوئے
بغیر اس سکول سے رخصت
نہیں ہوئی بلکہ اپنا اسلام
یہاں ہی چھوڑ کر اس کے
بدلے عیسائیت ساتھ لیکر
جاتی رہی ہے۔"

ہمیں معلوم ہوا کہ آنریبل گامانگا صاحب کی ایک عزیزہ لڑکی بھی وہاں تعلیم پا رہی ہے۔ تحقیق کرنے پر پتہ لگا کہ وہ لڑکی گامانگا صاحب کے ایک عیسائی چچا سانڈی (Sandi) گامانگا کی لڑکی ہے جس کے اخراجات کی ذمہ داری خاندانی لحاظ سے آنریبل گامانگا صاحب پر ہے کیونکہ لڑکی کے عیسائی باپ کو عیسائی طریق تعلیم پر اصرار تھا اس لئے اسے وہاں داخل کیا گیا۔ ہمارے بو احمدیہ سکول میں بھی خاکسار کی زیر نگرانی گامانگا خاندان اور چیفڈم کے تین چار لڑکے ضرور ہوسٹل میں زیر تربیت رہتے تھے جن کے خرچ کی ذمہ داری گامانگا صاحب پر ہوتی تھی اس وقت یعنی ۱۹۴۴ء میں سارے ملک میں ہمارے صرف تین پرائمری سکول تھے لیکن اب خدا کے فضل سے آٹھ احمدیہ سیکنڈری سکولوں کے علاوہ سیرالیون کے ہر ڈسٹرکٹ میں کئی کئی احمدیہ پرائمری سکول ہیں۔

مالی قربانیاں اور مہمان نوازی

اس کے علاوہ جماعتی چندوں اور مختلف دینی تحریکوں میں بھی گامانگا صاحب حسب توفیق باقاعدہ حصہ لیتے رہتے تھے میرا مشاہدہ ہے کہ جماعتی معاملات میں انہوں نے کبھی بخل سے کام نہیں لیا۔ خصوصاً جہاں جماعت کی عزت اور وقار کا سوال ہوتا وہاں بے دریغ خرچ کر دیتے۔ ایک مرتبہ جھوٹا مقدمہ جس میں سپریم کورٹ نے مجھے ساڑھے تین صد پونڈ جرمانہ کر کے فوری ادائیگی کا حکم دیا تھا (تفصیل پہلے چھپ چکی ہے) گامانگا صاحب نے جماعتی وقار کی خاطر یہ جرمانہ اپنی جیب سے ادا کر دیا تھا ضرورتمند احمدی احباب بھی اپنی ذاتی حوائج کے لئے ان کے پاس جایا کرتے اور کچھ نہ کچھ لے کر لوٹتے تھے۔ مہمان نوازی میں بھی وہ اپنی مثال آپ تھے۔ مبلغین سلسلہ اور جماعتی مہمانوں بلکہ ہر مذہب و ملت کے معزز مہمانوں کے لئے ان کے کمپاؤنڈ میں ایک خاص عمارت مخصوص تھی جہاں وہ اپنے دوست پیراماؤنٹ چیفوں کو بھی ٹھہراتے تھے اور حسب حالات کھانے کا انتظام گامانگا صاحب کے آدمی کرتے تھے۔ کسی مبلغ کی موجودگی میں چیف صاحب کھانا اکثر ان سے مل کر کھایا کرتے بلکہ وہ اکثر ذکر کیا کرتے تھے کہ مجھے اپنے مبلغ بھائیوں سے مل کر کھانا تناول کرنے سے خاص روحانی لذت اور سرور حاصل ہوتا ہے اور عجب نہیں اپنی رہائش گاہ پر کھانا کھاتا ہوں تو بھی ضرور کوئی نہ کوئی احمدی بھائی اور مہمان میرے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔ میں نے کبھی اکیلے کھانا نہیں کھایا۔

سیرالیون میں مشرکانہ عقائد اور جھاڑ پھونک تعویذ وغیرہ کا بہت رواج ہے لیکن اس بارے میں چیف گامانگا صاحب سیرالیون کے دوسرے چیفوں کے مقابل پر منفرد حیثیت رکھتے تھے۔ باوجود مشرکانہ ماحول میں پیدا ہونے اور پرورش پانے کے وہ شرک اور ہر قسم کی مشرکانہ رسوم سے متنفر اور مجتنب تھے۔ توحید پر کامل ایمان اور واحد لاشریک خدا پر توکل رکھتے تھے۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد خاص طور پر وہ ہر قسم کے تعویذ۔ ٹونا جادو وغیرہ سے کلی طور پر بیزار رہے اور ہر مشکل اور احتیاج کے وقت صرف اللہ تعالیٰ کو ہی اپنی پناہ ڈھال اور حافظ و ناصر یقین کرتے تھے۔

گامانگا صاحب غیر موافق حالات کے باوجود کامیابی سے اپنی چیفڈم کے سربراہ منتخب ہو جانے کو ہمیشہ احمدیت کی صداقت کے ایک نشان کے طور پر پیش کیا کرتے اور اس میں کیا شک ہے کہ ان مخصوص حالات میں ان کا انتخاب اللہ تعالیٰ کی خاص تائید اور قبولیت دعا کا ایک ناقابل انکار نشان تھا۔

اپنے گہرے دوست کو تبلیغ

ریاست جمی (Jimmi) بائگو کے عیسائی پیراماؤنٹ چیف لکوکر سابق وزیر مواصلات سیرالیون گورنمنٹ آنریبل گامانگا مرحوم کے بچپن کے گہرے دوست تھے اور انہیں کی خاص کوششوں اور مالی مدد سے چیف لکوکر اپنی ریاست کے سربراہ چنے گئے تھے۔ گامانگا صاحب مرحوم کی بڑی خواہش تھی کہ آنریبل چیف لکوکر مسلمان ہو جائیں خاکسار اور دوسرے مبلغین کو بار بار ان سے ملا کر تبلیغی گفتگو کراتے رہے خود بھی اکثر اسلام کی حسین تعلیم کی خوبیاں ان کے ذہن نشین کراتے رہتے۔ چیف لکوکر حقائق تسلیم کر لینے کے باوجود جھینپتے ہوئے انداز میں معذرت کر دیتے اور کہتے کہ وہ اسلامی پابندیاں اور عبادات بجا لانے کی ہمت نہیں رکھتے تاہم چیف گامانگا صاحب پھر بھی عمر بھر پر امید رہے اور اپنے دوست کو حق قبول کرنے کی تلقین کرتے ہی رہے۔ ایک مرتبہ جبکہ یہ خاکسار بھی موجود تھا۔ انہوں نے بڑے جوش اور جذبہ سے چیف لکوکر کو مخاطب کر کے خود اپنے وجود کو اسلام اور احمدیت کی صداقت کا زندہ و تابندہ نشان ثابت کیا اور انہیں بتایا کہ ان کی زندگی کے واقعات احمدیت کی صداقت کے نشانات سے بھرے پڑے ہیں جن کی وجہ سے انہیں کسی رنگ میں شبہ نہیں اسلام اور احمدیت کی صداقت اتنی ثابت ہو چکی ہے کہ دیگر آسمانی اور علمی اور عقلی نشانات نہ بھی اسلام کی صداقت میں ذہن ہوتیں تو بھی انہیں اسلامی صداقتوں پر یقین کامل ہوتا۔

(باقی ہے)

خریداران الفضل سے گزارش ہے کہ دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ — مینیجر

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب ناظم مجلس انصار اللہ ضلع نواب شاہ چند روز سے بعارضہ دوران سر بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(مرزا محمد سلیم مربی سلسلہ احمدیہ نواب شاہ سندھ)

حضور ایدہ اللہ کی فرینکفورٹ میں مصروفیات (بقیہ صفحہ ۲)

روانہ ہونا تھا۔ جماعت کے چھوٹے بڑے، مرد اور عورتیں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے کشاں کشاں مشن ہاؤس چلے آ رہے تھے۔ جن دوستوں کی پہلے انفرادی اور فیملی ملاقاتیں نہ ہو سکی تھیں ان سے حضور نے ملاقات فرمائی۔

فرینکفورٹ میں حضور کا قیام کئی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنا رہا۔ یہاں قیام کے دوران حضور ایدہ اللہ لندن کانفرنس میں اپنی تقریر کی تیاری میں مصروف رہے اور لندن مشن کو کانفرنس کے انتظامات سے متعلق ضروری ہدایات بھی دیتے رہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ فرینکفورٹ اور کئی دیگر شہروں اور قصبوں میں بکھری ہوئی جماعتوں کی تربیت و اصلاح اور ان میں مرکزیت کی روح پیدا کرنے کی پوری پوری کوشش کرتے رہے۔

آپ انہیں انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کے ذریعہ بیش قیمت نصائح اور زریں ارشادات سے نوازتے رہے۔ اُن کا مقام بتا کر اسلام کا نیک نمونہ بننے کی انہیں بار بار تلقین کرتے رہے۔ دنیوی ترقیات کے لئے انہیں دعائیں دیں لیکن ساتھ ہی ان کی کمائی کا صحیح مصرف بھی سمجھاتے رہے۔ اُن کی جفاکشی اور بلند ہمتی کی داد دی لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر شکر گزار بندے بننے کی نصیحت بھی فرماتے رہے۔ عاجز راقم الحروف یہ سمجھتا ہے اور اس کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ مبلغین کرام کی شاید سالوں کی مساعی اتنا اثر پیدا نہ کر سکے اور نہ کر سکتی ہے جتنا اثر حضور کی چند منٹوں کی ملاقات یا مختصر تقریر سے پیدا ہوتا رہا ہے۔

یہاں حضور کا مجموعی لحاظ سے دو ہفتے قیام رہا۔ اس عرصہ میں مکرم انعام منصور احمد خان صاحب کی رہنمائی میں خدام تقسیم کار کے اصول پر نہایت عمدگی سے خدمات بجا لاتے رہے۔ حضور کی زیارت و ملاقات اور خدمت کے ہر موقع سے فائدہ اٹھانے بلکہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں کوشاں رہے۔ ان میں خدمت و تواضع کا جذبہ دیکھ کر ربوہ کی یاد تازہ ہوتی رہی۔ دل چاہتا ہے کہ ایسے تمام خدام کا فرداً فرداً ذکر کروں جو حضور کی خدمت میں دن رات حاضر رہے لیکن یہ مختصر رپورٹ اس کی متحمل نہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے سب خدام کو جزائے خیر عطا فرمائے اور دین و دنیا کی ترقیات سے نوازے۔

ہالینڈ میں ورود مسعود

پونے چار بجے شام حضور مع قافلہ مشن ہاؤس سے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل ڈیوٹیاں دینے والے خدام کے ساتھ حضور کا گروپ فوٹو ہوا اور پھر کثیر التعداد احباب و خواتین نے محبت و عقیدت کے گہرے جذبات اور درد و سوز میں ڈوبی ہوئی دعاؤں کے ساتھ حضور کو رخصت کیا۔ ہوائی اڈے پر حضور کو الوداع کہنے کے لئے جماعت احمدیہ فرینکفورٹ کے جملہ سیکرٹریوں کے علاوہ صاحبزادہ مرزا فرید احمد سلمہ اللہ تعالیٰ بھی موجود تھے۔ یہاں شروع میں حضور کی تشریف آوری کے موقع پر ایرپورٹ حکام نے جو انتظام کیا تھا میں اس کا ذکر کر چکا ہوں اب حضور کی یہاں سے روانگی کے موقع پر بھی ویسا ہی اعزازی سلوک روا رکھا گیا۔ چنانچہ حضور مع قافلہ نہایت سہولت کے ساتھ ہوائی جہاز میں سوار ہوئے۔ اس دفعہ KLM والوں کی طرف سے ہالینڈ کے لئے LUFTHANSA کی فلائٹ Boeing 737 پر بکنگ کروائی گئی تھی۔ جہاز اپنے مقررہ وقت پر ۵ بجے روانہ ہوا اور ۵۰-۵ پر ایمسٹرڈم کے ہوائی مستقر پر اترا۔ یہاں ہالینڈ کی جماعت نے حضور کا خیر مقدم کیا۔ ہالینڈ کے دورے کی مکمل روداد انشاء اللہ اگلی رپورٹ میں عرض کروں گا۔

پتہ درکار ہے

مکرم ملک بشیر احمد صاحب ولد ملک عزیز احمد صاحب ساکن کراچی وصیت نمبر ۱۹۱۲۴ کے موجودہ ایڈریس کی نظارت ہذا کو ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا وہ یہ اعلان خود پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۶۶۴

میں شاہدہ ممتاز زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب واہلہ قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری۔ عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر ۔/۱۰۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی ۵ ۱/۲ تولہ مالیت ۔/۲۳۰۰ روپے
۳۔ چاندی کا ہار وزنی ۵ تولہ قیمت ۔/۶۰ روپے

تفصیل زیورات: طلائی گلوبند ۴ تولے، کانٹے ۱ ۱/۲ تولے } ۵ ۱/۲ تولے
ہار چاندی ۵ تولے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ شاہدہ ممتاز زوجہ چوہدری بشیر احمد واہلہ چک نمبر ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا۔

گواہ شد۔ مبشر احمد وصیت نمبر ۲۱۰۵۸ انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد۔ بشیر احمد ولد خدا بخش صاحب خاوند موصیہ چک نمبر ۹۸ شمالی سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۳۶۶۵

میں اقبال بیگم زوجہ غلام صفدر صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۔/۱۵۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی وزن ۲ ۱/۲ تولے مالیت ۔/۱۵۰۰ روپے

تفصیل زیور:۔
(۱) کانٹے طلائی ۔ ایک تولہ } ۲ ۱/۲ تولے
(۲) ہار ۔ ۱ ۱/۲ تولہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ اقبال بیگم زوجہ غلام صفدر صاحب گوندل چک نمبر ۹۸ شمالی سرگودھا۔

گواہ شد۔ غلام صفدر (خاوند موصیہ) ولد محمد خان گوندل چک نمبر ۹۸ شمالی سرگودھا۔

گواہ شد۔ حکیم محمود احمد ولد حکیم ناظر حسین وصیت نمبر ۱۶۵۳۴ معلم وقف جدید چک نمبر ۹۸ شمالی سرگودھا۔

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری کے لئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے:۔

(۱) غیر تربیت یافتہ لیبر۔
(۲) مستقل راج:۔ ایک (۱) آسامی۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔
(۳) مستقل ترکھان:۔ ایک (۱) آسامی۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔
(۴) چوکیدار:۔ سابقہ فوجی کو ترجیح دی جائیگی۔ عمر تیس سال سے زیادہ ہونی چاہیئے۔
(۵) مشین اوپریٹر / فٹر:۔ ڈپلومہ ہولڈر کو ترجیح دی جائے گی۔ معقول تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔

پاکستان چپ بورڈ فیکٹری لمیٹڈ پوسٹ بکس نمبر ۵ جی ٹی روڈ جہلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکنافِ عالم میں اشاعتِ اسلام کے لئے مخلصانہ پیشکش

تحریکِ جدید کے سالِ رواں ۴۴ میں ضلع ساہیوال، مظفر گڑھ اور بہاولپور کے معاونین خصوصی کے معیار کی قربانی کرنے والے مخلصین کے اسماء گرامی بغرضِ دعا قسط نمبر ۲ درج ذیل ہیں:-

۱	مکرم میجر منظور احمد صاحب	ساہیوال	۱۱۴۱
۲	" ملک خدا بخش صاحب	"	۲۲۱۰
۳	" سیّد مبشرات احمد صاحب	"	۱۰۱۰
۴	" ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب	"	۱۱۸۸
۵	" چوہدری محمد اسحٰق صاحب	"	۵۰۰
۶	" خورشید احمد صاحب باجوہ	اوکاڑہ	۱۲۰۰
۷	" شیخ ناصر احمد صاحب، سعید احمد صاحب	"	۱۱۰۰
۸	" میاں جہانگیر خان صاحب	حویلی وسادیوالہ	۱۰۰۰
۹	" چوہدری بشیر احمد صاحب	چک 7/11-L	۵۰۰
۱۰	" نذیر احمد صاحب باجوہ	چک 30/11-L	۱۳۵۰
۱۱	" نصیر احمد صاحب باجوہ	"	۱۲۴۰
۱۲	" اقبال احمد صاحب باجوہ	"	۱۰۲۰
۱۳	محترمہ خورشید اسمٰعیل صاحبہ منجانب حبیب اسمٰعیل صاحب مرحوم	"	۱۰۰۵
۱۴	مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب باجوہ	چک 55/2-L	۱۰۱۵
۱۵	" نصر اللہ خاں صاحب باجوہ	"	۱۱۳۵
۱۶	" منصور اللہ صاحب باجوہ	"	۱۰۸۵
۱۷	" حفیظ احمد صاحب باجوہ	چک 32/12-L	۱۰۱۰
۱۸	" کیپٹن ڈاکٹر اقبال احمد خاں صاحب مظفر گڑھ	امیر جماعت	۱۰۲۱
۱۹	" ڈاکٹر غیور احمد خاں صاحب	مظفر گڑھ	۱۰۲۰
۲۰	" چوہدری نور محمد صاحب پنشنر	"	۱۰۰۴
۲۱	مکرمہ زہرہ رؤف صاحبہ	"	۱۰۰۳
۲۲	" رضیہ ناصرہ بیگم صاحبہ	"	۱۰۰۳
۲۳	مکرم چوہدری عبدالسمیع صاحب		۱۲۳۰
۲۴	" نذیر نعیم صاحب	بہاولپور	۵۰۱
۲۵	" نذیر احمد صاحب	"	۱۰۰۵
۲۶	" مرزا ارشد بیگ صاحب	"	۱۱۰۲
۲۷	" چوہدری محمد حنیف صاحب لیجی	"	۱۰۰۱

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اعلانِ نکاح

خاکسار کی بچی عزیزہ پروین اختر صاحبہ کا نکاح مورخہ ۵/۶/۷۸ کو عزیزم شریف احمد صاحب ابن مکرم چوہدری اسد محمد خاں صاحب اقبال پورہ چک ڈھاڈو پنڈی کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی محمد الدین صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ضلع فیصل آباد نے پڑھا۔

احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ دعا فرمائیں کہ مولا کریم یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

(خاکسار چوہدری محمد طفیل چک نمبر ۱۱۲ گ ب کلاں تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد)

مقابلہ مضمون نویسی

امسال مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان ہے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر ہجرت مدینہ تک" الفاظ ۸ ہزار سے ۱۰ ہزار تک۔ آخری تاریخ وصولی ۱۵ جولائی ۱۹۷۸ء۔ قائدین اپنی اپنی مجالس میں ذی علم خدام کو مقالہ لکھنے کے لئے تیار کریں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

کے اثرات بہت وسیع اور روشن ہوں گے اور ہمیں یقین ہے کہ آخر عیسائی دنیا کے خیالات میں ضرور ایک انقلاب بپا ہوگا جس کے نتیجہ میں وہ مسئلہ نجات کے بارہ میں قرآنی تعلیم اور موقف کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے گی۔ آپ نے سورۃ النجم کی چند آیات کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ نجات کے بارہ میں قرآنی موقف یہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ نجات کے لئے کوشش اور سعی و جہد ضروری ہے مگر نجات کا مدار اعمال پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر ہے جسے انسان استغفار اور توبہ کے ذریعہ حاصل کر کے ابدی جزاء کا وارث بن سکتا ہے۔

مسجد احمدیہ شیخوپورہ میں نقیب کی فوری ضرورت

مسجد احمدیہ شیخوپورہ میں ایک نقیب کی فوری ضرورت ہے۔ علاوہ تنخواہ ڈیڑھ صد روپیہ مکان، بجلی مفت ہوگی۔ علاوہ ازیں احمدی احباب کے بچوں کو پڑھانے کا موقع بھی ہے۔ سائیکل چلانا جاننے والے اور ... رکھنے والے کو ترجیح دی جاوے گی۔ تنخواہ اچھا کام کرنیوالے کو زیادہ بھی دی جا سکتی ہے۔ انٹرویو کے لئے فوراً تشریف لے آویں۔

(نائب امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے ۲ جون ۱۹۷۸ء کو میرے لڑکے عزیزم ناصر محمود کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے اور لمبی صحت والی عمر عطا فرمائے۔

اصغر علی۔ گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ۔ لاہور

کتاب "مسیح ہندوستان میں"

ماہ جون میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" مقرر ہے۔ اس کتاب کا تازہ ایڈیشن حال ہی میں چھپ کر آیا ہے۔ خدام اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں خصوصاً لندن کانفرنس کی مناسبت سے ماہ جون میں یہ کتاب مقرر کی گئی تھی۔ امید ہے کہ خدام اسے شوق سے مطالعہ کریں گے۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

(۱) ہمیں اپنی فیکٹری کے لئے ایک B.Sc. کیمسٹ کی ضرورت ہے جس کا INDUSTRIES میں پانچ سال کا تجربہ ہونا ضروری ہے۔ تنخواہ حسب قابلیت دی جائے گی۔
(۲) فورمین: جس کا INDUSTRIES میں پروڈکشن کا تجربہ ضروری ہے۔ معقول تنخواہ قابلیت کے لحاظ سے دی جائے گی۔

پاکستان چپ بورڈ فیکٹری لمیٹڈ
پوسٹ بکس ۱۸۔ جی ٹی روڈ جہلم

مرکزی امتحانات اطفال کے پرچے جلد بھجوائیں

اطفال کے مرکزی امتحانات مئی ۱۹۷۸ء میں منعقد ہو چکے ہیں حل شدہ پرچے جلد ارسال فرمائیں۔

مہتمم اطفال
خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ